40ماہ کی مشغولیت کے بعد امریکا کی از سر نو خراسان واپسی

اگر خراسان میں امریکا کا وجود چین، روس، ایران اور پاکستان کے لئے حقیقی رعب کا ذریعہ ہوتا تو سب کے اپنے اپنے مفادات خطرے میں ہوتے جن کو امریکی استعمار مختلف اطراف سے بند کرنے پر لگا ہوا ہے، پس ان تمام ممالک کو شروع سے ہی یقین ہے کہ یہاں امریکہ کا وجود مستقل نہیں ہے، اور اس لا متناہی جنگ میں مسلسل بڑھتے ہوئے فوجی و اقتصادی خساروں سے تنگ آکر اس کی جڑ اکھڑ جانے کا بھرپور امکان ہے، چنانچہ اس حوالے سے بہترین حکمتِ عملی ان کے نزدیک یہی ہے کہ ہر حیلے بہانے سے امریکہ کو افغانستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا جائے، اگرچہ اس کیلئے "شریعت کی حکمرانی" اور "امارتِ اسلامیہ" کے قیام کی دلچسپی کا دعوی کرنے والی (افغان طالبان کی) تحریک کو سپورٹ کر کے ہی ایسا کرنا پڑے،

اور خاص کر جب سے اس تحریک نے اپنی طرف منسوب خیالی "امارت" کو ثابت کر دیا ہے کہ یہ افغان وطن کی حدود کا التزام کرنے والی ایک "وطن پرست امارت" ہے، اس حال میں کہ کفریہ ممالک کے ساتھ مشترکہ حدود کا (افغان طالبان کی) تحریک اقرار بھی کر چکی ہے، اور اسی طرح اس (افغان طالبان کی تحریک) نے ثابت کر دیا کہ اس کی نافذ کردہ شریعت جزوی طور پر نافذ ہو گی، پس اس میں ایسے کسی حکم کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے جس سے قرب وجوار کے کفریہ ممالک ناراض ہوتے ہوں، بلکہ "مقامی اور عالمی ممالک سے اس کے معاملات دوطرفہ احترام، برابری، اور داخلی امور میں عدم مداخلت کی بنیاد پر استوار ہونگے" جیسا کہ وطن پرست تحریک (افغان) طالبان کفریہ ممالک کی طرف بھیجے گئے اپنے بیانات اور پیغامات میں بارہا اقرار کر چکی ہے۔

افغانستان کے گرد اثر و نفوذ والے چار کافر ممالک جو براعظم میں اپنی دھاک جمانے کی خاطر دست و گریباں ہیں، اب ان ممالک کا مفاد یہاں سے امریکہ کو نکالنے، پھر اپنی مرضی کی کمزور حکومت قائم کرنے میں ہے، تاکہ افغانستان کئی طاقت ور دشمنوں کے مابین تختۂ مشق بن جانے کیلئے اپنے اصل ریاستی نظام کی طرف واپس لوٹ آئے، جس میں کسی ایک کا قبضہ دوسرے کے لئے بڑی دھمکی شمار ہوگا، اس طرح سے یہ (ممالک) اس خطرے کو دور کرنے کے بہانے یہاں مداخلت کر سکیں گے جیسا کہ اس صدی کے آغاز میں سوویت اتحاد نے اپنی فوجیں داخل کر کے کیا تھا۔

اور جس طرح امریکہ اس سرزمین کے بیش بہا معدنی ذخائر اور مستقبل میں اپنی کمپنیوں کے ممکنہ لاکھوں ڈالرز کے پیچیدہ منصوبوں سے بے خبر نہیں اسی طرح وہ خراسان سے خود کو نکالے جانے کے لئے اپنے حریفوں کی کوششوں سے بھی غافل نہیں ہے، لیکن اس سب کے باوجود وہ اپنی فوج و رسد کے ایک اہم حصے کو ان دیگر علاقوں میں صرف کرنے پر ہر گھڑی خود کو بے بس پا رہا ہے جن کی اہمیت خراسان سے کسی صورت کم نہیں ہے، جیسا کہ عراق میں کم از کم 2 بار دیکھنے میں آیا ہے، پہلی مرتبہ معرکہ فلوجہ ثانیہ کے بعد جب عراق میں امریکی استعمار شکست خوردہ ہوا، اور مجاہدین کی پے در پے کارروائیوں کے باعث امریکا کا

خسارہ اس کے بجٹ سے بڑھ گیا،اور دوسری مرتبہ جب مجاہدین موصل پر قبضہ کرنے کے بعد بغداد اور اربیل کی مرتد حکومتوں کو گرانے کے قریب تھے،اور دونوں صورتوں میں صلیبیوں کا دباؤ عراق منتقل ہو کر خراسان میں ماند ہو گیا، جس سے وطن پرست طالبان نے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی صفیں ترتیب دیں اور اپنا اثر و نفوذ بڑھایا۔

اور آج امریکی فوج جغرافیائی اور معدنی اعتبار سے انتہائی اہمیت کے حامل اس علاقے میں اپنا وجود بچانے،اور کابل میں حکم چلانے والی اپنے ہاتھ سے گھڑی ہوئی اس حکومت کی ساخت کو بچانے کیلئے خراسان میں دوبارہ اپنے لشکر کو مضبوط کرنے کی راہ ہموار کر رہی ہے، کہ جس پر جنودِ خلافت کی جانب سے گزشتہ چند ماہ میں لگائی گئیں کاری چوٹیں اس کی زوال پذیری کی محض کوئی ایک دلیل نہیں ہیں

اور یہ سب کچھ مسلمانوں کے شہروں میں جنگ کے لئے مخصوص مرکزی امریکی قیادت کے عراق، شام، اور لیبیا میں دولت اسلامیہ کی ولایات کے ساتھ 40 ماہ تک مشغول رہنے کے بعد وقوع پذیر ہو رہا ہے جس سے امریکی فوج فضائی جنگ، جاسوسی اداروں اور اپنی اتحادی فوجوں کی امداد میں بہت زیادہ کھپ چکی ہے۔

اور ولایت خراسان میں اللہ کے فضل سے خلافت کے سپاہیوں کو اپنے کندھوں پر بھاری بوجھ اور کفریہ طاقتوں کے حجم کا بھرپور ادراک ہے، جو ان سے جنگ اور اس کے سدِ باب کا متقاضی ہے، اور وہ دین کے قیام اور رب العالمین کی شریعت کی حکمرانی کے لئے مطلوب ہر قیمت ادا کرنے کے لئے بھرپور طریقے سے چوکس ہیں—باذن اللہ۔

اور وہ (مجاہدین)-اللہ کی طاقت سے- کابل کی مرتد حکومت کو نشانہ بنانے اور صلیبی فوجوں کو شکست دینے تک ان کے خلاف قتال میں مصروف ہیں ،اور ان کی جنگ کی زد میں آتی کسی بھی حکومت کو گرانے ،اور اللہ تعالی کی شریعت کے بغیر فیصلے کرنے والی یا کتاب اللہ کے بعض حصے پر ایمان لا کر دیگر کا انکار کرنے والی کسی بھی حکومت کی نشو نما کو روکنے کے ساتھ ساتھ شریعت کی حکمرانی میں مانع تنظیموں کے ساتھ مسلسل جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں، جن میں سرِ فہرست مرتد تحریک (افغان) طالبان ہے۔

اور اگر اللہ کسی زمین پر ان کو فتح و غلبہ عطا کرے تو وہ خود ساختہ حدود کی پرواہ کئے بغیر اس میں شریعت کی حکمرانی پھیلانے، کمزور مسلمانوں کی مدد کرنے، ان کو طواغیت کی حکومت سے چھٹکارا دلانے کے لئے پُر عزم ہیں، یہاں تک کہ ان کی اطاعت محض اللہ کے لئے ہو جائے، اور ان کی ولاء دین اسلام کے سوا کسی کے لئے نہ رہے، (اور اللہ اس کی ضرور مدد کرتا ہے جو اس کی مدد کرے، یقیناً اللہ زبردست طاقتور ہے۔ الحج: 40)۔